إِرَاءَةُ الرَّوْضَةِ النَّضْرَةِ فِيْ مَعْنَىٰ "أَعْلَىٰ حَضْرَة"

بنام

امام احمد رضا کو

اعلیٰ حضرت

کہنا کیسا؟

مصنِّف

ابو الحقائق مفتی راشد علی رضوی عطاری

مکتبہ بُرہان

إِرَاءَةُ الرَّوْضَةِ النَّضْرَةِ فِيْ مَعْنٰى "أَعْلٰى حَضْرَة"

مکتبہ بُرہان

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لقب "**اعلیٰ حضرت**" سے متعلّق چند شبہات کے جوابات

إِرَاءَةُ الرَّوْضَةِ النَّضْرَةِ فِيْ مَعْنٰى "أَعْلٰى حَضْرَة"

بنام

امام احمد رضا کو "اعلیٰ حضرت" کہنا کیسا ؟

مصنّف

ابو الحقائق مفتی راشد علی رضوی عطاری

مکتبہ بُرہان

نام کتاب: إِرَاءَةُ الرَّوْضَةِ النَّضْرَةِ فِیْ مَعْنٰی "أَعْلٰی حَضْرَة"

بنام **امام احمد رضا کو "اعلیٰ حضرت" کہنا کیسا؟**

مصنّف: ابو الحقائق مفتی راشد علی رضوی عطاری

صفحات: 45

سن اشاعت: رجب المرجب 1445ھ، مطابق جنوری 2024ء

ناشر: مکتبہ بُرہان

فہرست

انتساب

حقیر سراپا تقصیر اپنی اِس اَدنیٰ سی کاوش إِرَاءَةُ الرَّوْضَةِ النَّضْرَةِ فِیْ مَعْنٰی "أَعْلٰی حَضْرَة" کا انتساب آفتابِ قادریت، مہتابِ رضویت امیر اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیۃ کو کرتا ہے، جن کے دامنِ کرامت سے وابستہ ہو کر حقیر نے فیضِ رضا پایا ہے۔

تُم کو ہے بُرہاںؔ مِلا فَیضِ رضا
ہو مُرید حضرتِ عطّار تُم

سَگِ دَرْ گاہِ اعلیٰ حضرت

ابو الحقائق راشد علی رضوی عطاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

إِرَاءَةُ الرَّوْضَةِ النَّضْرَةِ فِيْ مَعْنٰى "أَعْلٰى حَضْرَة"

بنام: **امام احمد رضا کو "اعلیٰ حضرت" کہنا کیسا؟**

چودھویں صدی ہجری میں عالَمِ اِسلام کی مشہور شخصیات میں ایک روشن اور درخشندہ نام شیخ الاسلام والمسلمین، مجدّدِ اعظم، امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا بھی ہے۔ اللہ ربّ العزّت نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو کثیر خوبیوں، صلاحیتوں اور اَوصاف کا جامع بنایا ہے، جن کا اِظہار آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے کلام اور تحقیقات وغیرہ سے ہوتا ہے۔ علومِ شرعیہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی کمال درجے کی مہارت کا اَندازہ اِس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے دور سے لے کر آج تک کے مُنصِف مزاج فقہائے کرام آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی فقہی تحقیقات اور قُرآن وحدیث میں بیان کردہ شرعی اَحکامات کی تشریحات کو دیکھ کر اِس بات کا اِعتراف اور اِقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور نبیِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کی خُصوصی عنایتوں سے امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فقہائے اُمّت کے درجات میں سے تیسرے درجے (یعنی "**مجتہد فی المسائل**" کے درجے) پر فائز ہیں۔ یہ بات صرف عقیدت کی بُنیاد پر یا مبالغہ آرائی کے طور پر نہیں ہے، اہلِ تحقیق واِنصاف اگر تعصُّب کی عینک

اُتار کر اور غیر جانبدار ہو کر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصانیف بالخصوص "جَدُّالْمُمْتَار" اور "اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃُ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃِ" المعروف **فتاوٰی رضویہ** کے اَوراق کا مطالعہ کریں تو اُن پر یہ حقیقت بالکل واضح اور آشکار ہو جائے گی کہ امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُدا کے فضل و کرم اور رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظرِ عنایت سے فقاہت کے میدان میں "**مجتہد فی المسائل**" کے منصب پر فائز ہیں۔

فقہی تحقیقات کے ساتھ ساتھ اگر بات کی جائے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تجدیدی خدمات کی، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دور میں اُٹھنے والے ایک ایک فتنے کا علمی تعقُّب فرمایا۔ فتاوٰی، رسائل، تصانیف، بلکہ اَشعار کی صورت میں بھی فتنوں کا زبردست مقابلہ کرتے ہوئے اہلِ فِتَن کے مکروہ چہروں کو بے نقاب فرمایا اور اِسلام و سُنّیت کے نکھرے ہوئے چہرے کو زمانے کے سامنے مزید ظاہر فرمایا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے رَسائل اور کتابوں میں سے ایک بڑی تعداد رَدِّ بد مذہباں کے تحت مختلف موضوعات پر مشتمل ہے۔ چودھویں صدی ہجری میں برصغیر کے خِطے میں اِسلام و سُنّیت کے خلاف اُٹھنے والا وہ کونسا فتنہ ہے، جس کا علمی تعقُّب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہیں فرمایا۔ اِس بات کا حقیقی اِدراک اُسی شخص کو ہو سکتا ہے جو امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کتابوں سے مُمارست

رکھتا اور رضویات کے خوش نُما اَوْرَاق کا مطالعہ کرتا ہے۔ الغرض! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے دور میں اِسلام و سُنِّیت کے خلاف اُٹھنے والے درجنوں فتنوں کا علمی تعقُّب فرما کر اُن کا رَدِّ بلیغ فرمایا اور ایک ایک کرکے اُن فتنوں کو دَفن فرمایا اور تنِ تنہا وہ تجدیدی کام کر دِکھایا کہ شاید کئی علماء و محققین مل کر بھی وہ کام نہ کر پاتے۔ الغرض! امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہِند کی سر زمین پر کئی مجدِّدِین کا کام تنِ تنہا کر دِکھا، اسی لیے علمائے کرام آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صرف مجدِّد ہی نہیں، بلکہ **"مجدِّدِ اعظم"** کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت سے بُغض و تَعَصُّب اور عِنَاد کی وجہ

شیخ الاسلام والمسلمین، مجدِّدِ اعظم، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چونکہ اِسلام و سُنِّیت کے دُشمنوں کے مکروہ چہروں کو بے نقاب فرمایا ہے، دلائلِ شریعہ کی روشنی میں اپنے قلم کے ذریعے ان کے فتنوں کا رَدِّ بلیغ فرمایا ہے، اور ان کے تمام واروں کو ناکام بنایا ہے، اسی وجہ سے ہر گمراہ فِرقہ اور دھڑا اِس مردِ قلندر اور مجاہدِ اعظم کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا ہوا سُنائی دیتا ہے۔ باطل پرست اَفراد تحریر اور تقریر کے ذریعے امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شان میں تنقیص کرتے ہوئے دِکھائی دیتے ہیں۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود بھی اِس بات کو محسوس فرماتے

تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِس بات کو اپنے شعر میں بھی منظوم فرمایا ہے کہ:

سُنِّیت سے کَھٹکے سب کی آنکھ میں
پھول ہو کر بَن گئے کیا خَار ہم[1]

شمس المصنفین، فیضِ مِلّت، مفسّرِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس شعر کی تشریح یوں فرماتے ہیں کہ: "مسلکِ حق اہلِ سنّت سے وابستگی کی وجہ سے اَعدائے اِسلام (اِسلام کے دُشمنوں) کی آنکھ میں ہم چبھ رہے ہیں یعنی بُرے لگ رہے ہیں اسی وجہ سے وہ ہمیں سخت اَذیتیں بھی پہنچاتے ہیں در حقیقت ہم ہیں، تو حق پر پھول گلاب کی طرح روحانی اور محبوب مخلوق لیکن بظاہر دشمنوں کی تکالیف پہنچانے اور پریشان کرنے کی وجہ سے ذلت کا سامنا کیوں ہے۔"[2]

بُغض و تَعَصُّب کے منفی اَثرات

یہ ایک دیکھی بھالی حقیقت ہے کہ انسان کو جب کسی شخص سے تَعَصّب[3] ہو جائے تو پھر اُس کا کمال بھی متعصِّب کی آنکھ میں عیب بن جاتا ہے۔ شیخ الاسلام

1: حدائقِ بخشش، صفحہ 84، مطبوعہ: مکتبۃ المدینۃ۔

2: الحقائق فی الحدائق، جلد 2، صفحہ 75، مطبوعہ: اکبر بُک سیلرز، لاہور۔

3: تَعَصُّب: حق ظاہر ہو جانے کے بعد بھی حق بات سے اِنکار کرنا، بُغض۔

والمسلمین، مجدِّدِ اعظم، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تعصب کے منفی اَثرات کا بیان یوں فرماتے ہیں کہ "اَلتَّعَصُّبُ إِذَا تَمْلِكُ أَهْلَكَ." [4](یعنی، سچ یہ ہے کہ تعصب آدمی کو اَندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "**تعصب آدمی کو اَندھا بہرا کر دیتا ہے۔**"[5]

تعصُّب کی آگ میں جلنے والا شخص سامنے والے کو ہر طرح سے ضَرَر اور نقصان پہنچانے کی کوشش میں رہتا ہے اور خواہ مخواہ میں بچھو بن کر ڈنک مارتا رہتا ہے۔ اگر سب کے سامنے مخالفت کرنے کی ہمت نہ رکھتا ہو تو خُفیہ طور پر چالیں چلتا رہتا ہے۔ چنانچہ امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِسی حقیقت کو بیان فرماتے ہیں کہ: "**تعصب وہ شَیٔ ہے کہ خواہی نخواہی آدمی نیشِ عقرَب (بچھو کا ڈنگ) ہو کر بتقاضائے طبع ایذا واِضرار پر کمر کستا ہے اور جہاں تک بَن پڑے شقاق و خلاف کو دوست رکھتا ہے، اگر علانیہ نہ ہو سکے تو خُفیہ ہی کوئی بات کر گزرے اور آپ ہی آپ دِل میں ہنس لے۔**"[6]

اللہ کریم ہمیں تَعَصُّب جیسی بیماری سے محفوظ رکھے؛ کیونکہ یہ بیماری جب کسی کو لگتی ہے تو پھر آسانی سے جان نہیں چھوڑتی۔ امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا

4: فتاویٰ رضویہ، جلد 28، صفحہ 340، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

5: فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 489، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

6: فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 694، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ "**فتاویٰ رضویہ**" میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ: "**جنون وتعصب کا علاج کسی کے پاس نہیں۔**"[7]

شیخ الاسلام والمسلمین، مجدّدِ اعظم، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے بُغض و تعَصُّب اور مذہبی مُنافرت رکھنے والے بد عقیدہ اَفراد تعصُّب کی آگ میں جلتے ہوئے مختلف طریقوں سے بُغضِ رضا کا اِظہار کرتے ہیں۔ بُغضِ اعلیٰ حضرت کے کچھ مریضوں کو امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کیلئے "**اعلیٰ حضرت**" کا لقب اِستعمال کیا جانا اچھا نہیں لگتا۔ اگر اِس طرح کے اَفراد کے عقائد و نظریات کو تفتیش کی نظر سے دیکھا جائے تو معاملہ بالکل واضح جاتا ہے کہ وہ عقائد و ضروریاتِ مذہبِ اہلسنّت سے اِنحراف یا بغاوت کیے ہوئے ہوں گے۔ "**اعلیٰ حضرت**" کا نام ہر ایسے شخص کیلئے موت کی طرح تلخ ہوتا ہے جو عقائدِ اہلسنّت سے اِنحراف اور بغاوت کرنے والا ہو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بُرا بھلا کہنے والا یا آپ کے اَلقابات و تحقیقات کے حوالے سے ہلکی اور رَکیک باتیں کرنے والا شخص گویا زبانِ حال سے یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ ہوشیار۔۔!! خبردار۔۔!! دَال میں کچھ کالا ہے۔۔، مجھے چودہ صدیوں کے اکابرینِ اُمّت کے حقیقی ترجمان امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے اَلقابات اور مناقب سُن کر تکلیف ہوتی ہے، لہٰذا چودہ صدیوں میں اُمّت کا جو عقیدہ رہا ہے اُس کو معیار بنا کر میرے عقائد و نظریات کی

7: فتاویٰ رضویہ، جلد 29، صفحہ 386، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

تفتیش اور چھان پھٹک کر لو۔ میرا حال کچھ ایسا ہی ہو گیا ہے جسے امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے شعر کی صورت میں بیان فرما دیا تھا کہ

سُونا جنگل رات اَندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رَہیو چوروں کی رَکھوالی ہے[8]

"اعلیٰ حضرت" کہنے پر اِعتراض کی حقیقت

اَکنافِ عالَم میں شَرق سے لے کر غَرب تک اور عَرب و عجم میں مسلمانوں کے سَوادِ اعظم "**اہلسنّت وجماعت**" کے بڑے بڑے علماء، فقہاء، محققین اور دیگر خواص و عوام امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" کے لقب سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ لیکن بُغضِ رضا کے کچھ بیماروں کو یہ لقب ہضم نہیں ہوتا، ان کو اس سے بڑی تکلیف اور دِقت ہوتی ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" کہنے سے آپ کو دِقت اور تکلیف کیوں ہوتی ہے؟ تو جواباً یہ بے بنیاد اور فاسد دلیل پیش کی جاتی ہے کہ ہم صحابۂ کرام اور اہلبیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے ناموں کے ساتھ صرف "**حضرت**" کہتے اور لکھتے ہیں، مثلاً حضرت ابو بکر، حضرت علی، حضرت بلال وغیرہ۔ لیکن جب امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر آئے تو ان کو "**اعلیٰ حضرت**" کہا اور لکھا جائے۔۔۔اِس وجہ سے ہمیں بہت

8: حدائق بخشش، صفحہ 185، مطبوعہ: مکتبۃ المدینۃ۔

تکلیف اور دِقت محسوس ہوتی ہے۔ صحابہ و اہلبیت کے نُفوسِ قُدسیہ صرف "**حضرت**"۔۔۔، اور امام احمد رضا خان "**اعلیٰ حضرت۔۔۔!!**"

اللہ اکبر کبیراً! کتنی شاندار اور جاندار دلیل ہے!! اگر عقل و نقل کے تمام اُصولوں سے چند لمحوں کیلئے صرفِ نظر کر کے اِس "**جاندار دَلیل**" کو مان لیا جائے پھر تو معاذاللہ! عالَمِ اِسلام کی تمام ہستیوں کے اَلقابات اِس "**جاندار دَلیل**" کی زَد میں آجائیں گے۔ سُطورِ ذیل میں اِس اِجمال کی کچھ تفصیل پیش کی گئی ہے، لیکن اِبتداء میں کچھ تمہیدی باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

(1) لَقب کا معنٰی، **(2)** حضرت کا معنٰی، **(3)** اعلیٰ حضرت کا معنٰی، **(4)** اَلقابات سے متعلّق چند اہم باتیں۔

لَقَب کا معنٰی

"**لَقَب**" عربی زبان کا لفظ ہے جو کہ اُردو زبان میں بطورِ اسم استعمال ہوتا ہے۔ لَقَب کو "**وَصفی نام**" سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور لَقَب کی جمع "**اَلقاب**" آتی ہے۔ امام حُسین بن محمد بن المفضّل ابو القاسم المعروف امام راغب اَصفہانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفّٰی 403ھ) اپنی مشہور تصنیفِ لطیف "**معجم مفرداتِ الفاظِ قُرآن**" میں "**لَقَب**" کی اِصطلاحی تعریف یوں بیان فرماتے ہیں:

اَللَّقَبُ اِسْمٌ يُسَمّٰى بِهِ الْإِنْسَانُ سِوَى اسْمِهِ الْأَوَّلِ وَ يُرَاعَى فِيْهِ الْمَعْنٰى بِخِلَافِ الْأَعْلَامِ.[9] یعنی، لقب وہ اِسم ہے جس سے انسان کو اُس کے پہلے اِسم (عَلَم / نام) کے علاوہ موسوم کیا جائے۔ بالفاظِ دیگر لقب اُس اِسم کو کہا جاتا ہے جو اصل نام کے علاوہ ہو۔ لقب دینے میں اُس کے معنٰی کا لحاظ کیا جاتا ہے، جبکہ ناموں میں معنٰی کی رعایت نہیں ہوتی۔

اُردو کی مشہور لُغَت "**فرہنگِ آصفیہ**" میں لَقَب کا معنٰی مختلف لفظوں میں بیان کیا گیا ہے:

(1) "وہ نام جس میں موسوم (یعنی جس کا نام ہے اُس) کی مدح یا ذم ہو۔"

(2) "وہ نام جو مدح اور ذَم پر دلالت کرے۔"

(3) "وہ وصفی نام جو کسی صفتِ خاص یا عزّت وغیرہ کے سبب پڑ گیا ہو۔ جیسے کلیم اللہ موسیٰ علیہ السلام کا لقب خُدا تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہونے کے باعث پڑ گیا۔"[10]

مشہور عربی لُغَت "**المنجد**" میں لَقَب کا معنٰی ان لفظوں میں بیان کیا گیا ہے: "اصلی نام کے علاوہ کوئی دوسرا نام جو اپنے وَضعِ اوّل کے اِعتبار سے مدح یا ذَم کی طرف مُشعِر ہو۔ اس کی جمع "اَلقاب" آتی ہے۔"[11]

9: معجم مفردات الفاظ القرآن للراغب الاصفہانی، صفحہ 344، مطبوعہ: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع۔

10: فرہنگِ آصفیہ، جلد4، صفحہ 193، مطبع رفاہ عام پریس لاہور۔

11: المنجد، صفحہ 798، مطبوعہ: قُدوسیہ، اُردو بازار لاہور۔

خُلاصہَ کلام یہ ہے کہ لَقَب اَصل نام (عَلَم) کے علاوہ دوسرا نام ہوتا ہے، اس کے ذریعے تعریف یا مذمت والا معنیٰ لینا مقصود ہوتا ہے، یہ کسی خاص صفت یا کسی خاص سبب کے باعث رکھا جاتا ہے اور اِس میں لفظی معنٰی کی رعایت بھی کی جاتی ہے۔

لَقَب کی قسمیں

لَقَب کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (1) اچھے لقب، (2) بُرے لقب۔

شخصیات کے اَوصاف، عادات، خصائل اور خدمات وغیرہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان کیلئے اچھے اَلقابات کا اِنتخاب واِستعمال کرنا درست ہے اور دورِ صحابہ سے آج تک اُمّت میں رائج ہے۔

جبکہ تحقیر و تذلیل کرنے یا کسی اور مذموم مقصد کی خاطر مسلمانوں کے لیے بُرے اَلقابات کا اِستعمال کرنا اِنتہائی مذموم اور شرعاً ممنوع ہے۔ چنانچہ **سورۃ الحجرات** میں ربّ تعالیٰ نے اس کی ممانعت بھی فرمائی ہے: وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ[12] **ترجمۂ کنزالایمان:** اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔

چنانچہ امام راغب اَصفہانی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ (متوفّٰی 403ھ) اپنی کتاب "**معجم مفرداتِ الفاظِ قُرآن**" میں "**لَقَب**" کی اَقسام بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

12: پ26، الحجرات:11۔

اَللَّقَبُ ضَرْبَانِ: ضَرْبٌ عَلٰی سَبِيْلِ التَّشْرِيْفِ كَأَلْقَابِ السَّلَاطِيْنِ وَضَرْبٌ عَلٰی سَبِيْلِ النَّبْزِ وَإِيَّاهُ قَصَدَ بِقَوْلِهٖ: ((وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ)) [پ26، الحجرات:11][13]

یعنی، لَقَب کی دو (2) قسمیں ہیں:

(1) وہ لقب جو بطورِ تشریف یعنی عزت اَفزائی کے طور پر دیا جاتا ہے۔ جیسے بادشاہوں وغیرہ کے اَلقابات۔

(2) وہ لقب جو بُرائی اور مذمت کے طور پر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اِسی کی ممانعت فرمائی ہے کہ **"ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو۔"**

"حَضرَتْ" کا معنٰی

"حَضْرَت" عربی زبان کا لفظ ہے، لیکن اس کا اِستعمال اُردو زبان و محاورے میں کئی معانی کیلیے ہوتا ہے۔ چنانچہ لفظِ **"حَضْرَت"** کے مختلف معانی و مَطالب اُردو زبان کی مشہور اور متداول لُغَت **"فرہنگِ آصفیہ"** سے ماخوذ دَرج ذیل ہیں:

"جناب"، "حضور"، "قبلہ"، "ایک تعظیم و عزّت کا لقب جو بزرگوں بادشاہوں وغیرہ کی نسبت بولا جاتا ہے۔"[14]

13: معجم مفردات الفاظ القرآن للراغب الاصفہانی، صفحہ 344، مطبوعہ: دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع۔

14: فرہنگِ آصفیہ، جلد2، صفحہ 164، مطبع رفاہ عام پریس لاہور۔ فیروز اللغات اُردو جامع، صفحہ 570۔

"اعلیٰ حَضرَت" کا معنیٰ

سُطورِ بالا سے معلوم ہو گیا کہ اُردو زبان و محاورے میں **"حَضرَت"** کا لفظ جناب، حضور، قبلہ اور تعظیم والے لَقَب کے طور پر بولا اور سمجھا جاتا ہے۔ اسی لفظ کے شروع میں عربی زبان کا ایک اور لفظ **"اَعلٰی"** لگا دیا جائے تو اِس کی وجہ سے معنٰی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ حَضرَت کا مطلب ہے: **"شرف و عزّت والا"**، اور اعلیٰ حضرت کا معنٰی ہے: **"بہت زیادہ شرف و عزت والا"**۔ بالالفاظِ دیگر **"اعلیٰ حضرت"** کا عام فہم معنٰی **"بڑے حضرت"** ہے۔

اَلقابات سے متعلّق چند اہم باتیں

شخصیات میں پائی جانے والی مختلف قسم کی صلاحیتوں، عادتوں اور خُصوصیات وغیرہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عُرف میں اُن شخصیات کیلئے مخصوص **"القابات"** کا اِنتخاب اور اِستعمال کیا جاتا ہے۔ اَلقابات سے متعلّق چند اہم باتوں کو اگر سمجھ لیا جائے تو مختلف اَلقابات کے بارے پھیلائی جانے والی کئی غلط فہمیوں کا اِزالہ ہو سکتا ہے۔ سُطورِ ذیل میں وہ اہم باتیں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں:

(1) کسی بھی شخص کو جو لَقَب دیا جاتا ہے وہ اُس کے زمانے کے اَفراد اور بعد والوں کے اِعتبار سے دیا جاتا ہے۔ اُس شخص کے زمانے سے پہلے کے اَفراد یا اُس شخص سے بڑے مرتبے والے اَفراد کے مقابل اُس لَقَب کو اِستعمال نہیں کیا جا سکتا۔

(2) اگر کوئی لَقَب پہلے کے اَفراد میں سے کسی مخصوص طبقے کے ساتھ عُرفاً یا شرعاً خاص نہ ہو تو بعد والے اَفراد کیلئے اُس لَقَب کا اِستعمال کرنا بالکل درست ہے۔

(3) کسی بھی شخصیت کیلئے اَلقابات کا اِنتخاب کرنے میں غلو اور مُبالغہ آرائی سے کام نہیں لینا چاہئے، بلکہ اُس شخصیت میں جو صلاحیت، وَصف یا خُصوصیت ہو اُسی پر دلالت کرنے والے اَلقابات کا اِنتخاب کرنا چاہئے۔ یعنی اُس شخصیت کے اَوصاف و خُصوصیات اور اُس کے اَلقابات میں معنوی مناسبت ہونی چاہئے۔

(4) اگر کسی شخصیت کے خَصائص کو ظاہر کرنے کیلئے کسی لَقَب کا اِستعمال کیا جائے تو وہ اُسی شخصیت کی ذات تک محصور رہتا ہے، کسی اور کیلئے اِستعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے شبِ معراج تمام اَنبیائے کرام کی اِمامت فرمائی، اسے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا لَقَب **"امام الانبیا"** آپ ہی کی ذاتِ اَقدس کے ساتھ خاص ہے۔

عہدِ صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک تمام اہلِ سُنّت کا اِس بات پر اِجماع و اِتفاق ہے کہ تمام نبیوں اور رسولوں کے بعد سب سے اَفضل جنابِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِس اَفضلیت کا عقیدہ اِجماعی، قطعی اور متواتر ہے۔ لہٰذا حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِس خُصوصیت کو ظاہر اور بیان کرنے کیلئے خطبوں وغیرہ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کیلئے "اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ

الْاَنْبِیَاءِ بِالتَّحْقِیْق "کا لقب اِستعمال کیا جاتا ہے، جو کسی اور صحابی کیلئے بھی اِستعمال نہیں کیا جاسکتا۔

(5) کسی لَقَب میں پائے جانے والا معنٰی اگر کسی ایک ذات کے ساتھ خاص نہ ہو، بلکہ اس معنٰی کی مِصْدَاق متعدّد ذوات بن سکتی ہوں تو پھر اُس لقب کا اِستعمال ہر ایسے شخص کے ساتھ کیا جاسکتا ہے جس کی ذات میں وہ معنٰی پایا جاتا ہو۔ مثلاً نبیِ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کی خلافت و جانشینی کا شرف خُلفائے راشدین (یعنی حضرات صدیق و فاروق و عثمان و علی) رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کو بالترتیب حاصل ہوا۔ چونکہ یہ وَصف ان چاروں حضرات میں مشترک ہے لہذا مسلمانانِ عالَم ان چاروں شخصیات میں سے ہر ایک کیلئے "**امیر المومنین**" اور "**خلیفہ رسول**" جیسے اَلقابات اِستعمال کرتے ہیں۔

اِسی طرح نبیِ کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کی اَحادیثِ مبارَکہ کا دَرس دینے والے اُستاد اور مُدَرِّس کو "**شیخ الحدیث**" جیسا عظیم لقب دیا جاتا ہے۔ اگر زمانے میں اِس منصب پر فائز ایک لاکھ عالَم بھی ہوں تو اُن میں سے ہر ایک کیلئے "**شیخ الحدیث**" کا لَقَب اِستعمال کیا جاسکتا ہے، اس میں نہ تو شرعاً کوئی قباحت ہے اور نہ ہی عُرفاً کوئی ممانعت ہے۔

(6) اگر بعد کے زمانے کی کسی شخصیت کو کوئی لَقَب دیا جائے تو اس لقب کو متقدّمین یعنی پہلے کی شخصیات کے مقابل نہیں بولا اور سمجھا جاتا؛ کیونکہ یہ ایک مسلَّمہ

حقیقت ہے کہ "اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ" یعنی، فضلیت پہلے کیلئے ہے، بعد والے پہلوں کی فضیلت کو نہیں پاسکتے۔

تمہیدی کلام کے بعد اب نفسِ مسئلہ کو ملاحظہ فرمایئے۔

امام احمد رضا کو "اعلیٰ حضرت" کہنا کیسا؟

چودھویں صدی ہجری کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اللہ تعالیٰ نے جو علمی جلالت، فقہی مہارت اور کثیر خُصوصیات عطا فرمائی ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی و دِینی خدمات سے اہلِ اسلام کو جو نفع پہنچا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عُلوم و عرفان کی شمع سے آج تک جو اہلِ علم و فن مستفیض ہو رہے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کلام اور تحقیقات کی برکت سے آج تک مسلمانانِ عالَم جو اپنے عقائد کا تحفظ اور اپنے اَعمال کی اِصلاح کر رہے ہیں، المختصر امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیوض و برکات، تجدیدی خدمات، علمی عبقریت، فقہی مہارت وغیرہ کو دیکھتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے **"اعلیٰ حضرت"** کا لَقَب اِستعمال کرنا شرعاً، عُرفاً اور عقلاً ہر طرح درست ہے۔

امامِ اہلسنّت، مجدّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ اَقدس کیلئے یہ لَقَب اب سے نہیں، بلکہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانے ہی سے عوام و علمائے اہلسنّت کی زبانوں پر جاری ہے۔ ویسے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ کیلئے علما و مشائخِ اہلسنّت نے درجنوں اَلقابات اِستعمال فرمائے ہیں، لیکن اُن میں سب سے زیادہ رائج یہی لقب ہے۔ علمائے اہلسنّت میں سے وہ حضرات جو امام اہلسنّت، مجدّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ سے دلیل کی بنیاد پر فقہی اور فُروعی مسائل میں اِختلاف رکھتے ہیں، وہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ کی علمی جلالت اور فقہی مہارت کا اِعتراف کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ کیلئے **"اعلیٰ حضرت"** ہی کا لقب اِستعمال فرماتے ہیں۔

المختصر! امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ کی شخصیت کے تعارف میں اگر آپ کے سارے اَلقابات کو بیان کر دیا جائے اور لفظِ **"اعلیٰ حضرت"** کو ذکر نہ کیا جائے تو تشنگی باقی رہتی ہے، گویا کہ لفظِ **"اعلیٰ حضرت"** امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ کی شخصیت کے تعارف میں رُوح کی حیثیت رکھتا ہے۔

"اعلیٰ حضرت" کے لقب سے متعلّق صدر الشریعہ کا فتوی

شیخ الاسلام والمسلمین، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہ کو **"اعلیٰ حضرت"** کہنے میں شرعاً، عقلاً اور عُرفاً کوئی حرج نہیں ہے۔ اِس بات پر کوئی ایک دلیل اور ایک حوالہ بھی پیش نہیں کیا جاسکتا کہ **"اعلیٰ حضرت"** کا لقب اَنبیائے کرام یا صحابۂ کرام کیلئے شرعاً یا عُرفاً خاص ہو اور ان کے بعد اُمّت کی کسی بزرگ شخصیت کیلئے اِس لقب کا اِستعمال کرنا ممنوع ہو۔ بالفاظِ دیگر **"اعلیٰ حضرت"** کا لقب کسی نبی علیہ السلام یا کسی صحابیِ رسول کے لیے خاص نہیں ہے کہ ان کے بعد آنے والوں میں سے

کسی شخص کیلئے اِس لقب کا اِستعمال کرنے سے معاذاللہ اُس شخص کو انبیائے کرام یا صحابۂ کرام کے کسی خاص وَصف میں شریک کرنا لازم آئے۔لہٰذا امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" کہنے سے نہ تو معاذاللہ ان کو صحابۂ کرام یا دیگر اَسلاف پر تفضیل اور ترجیح دینا لازم آتی ہے اور نہ ہی امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" کہنے والوں کی یہ نیت ہوتی ہے۔اِس مسئلے کی علمی اور فقہی اَنداز میں وضاحت خود اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تلمیذِ خاص و خلیفہ صاحبِ بہارِ شریعت، صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمائی ہے۔

چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا گیا کہ:"سوائے پیغمبر اور اَصحاب کے کوئی بزرگانِ دِین کو "**حضور پُرنور**"، "**اعلیٰ حضرت**"، "**رضی اللہ تعالیٰ عنہ**" اور "**قُدِّسَ سِرُّہٗ**" کہنا جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تب کس صورت پر جائز ہے؟"

اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے خلیفہ و تلمیذِ اعلیٰ حضرت، صاحبِ بہارِ شریعت، صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "**فتاویٰ اَمجدیہ**" میں تحریر فرمایا ہے کہ:

لفظ "اعلیٰ حضرت" و "حضور پُرنور" انبیاء کرام علیہم السلام یا صحابۂ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ خاص نہیں، نہ عُرفاً خاص نہ شرعاً۔ حضرت اور حضور کا لفظ تو بہت عام ہے اب اگر کسی معظَّمِ دِینی کو اعلیٰ حضرت کہا یا حضور پُرنور کہا، تو اسے نبی یا

صحابہ کے کسی خاص وصف میں شریک کرنا نہ ہوا۔ بلکہ ان تمام لوگوں میں جنہیں حضرت یا حضور کہا جاتا ہے اسے بڑا مانا اور اس میں اَصلاً حرج نہیں، بلکہ معظّمانِ دِین کو عظمت کے ساتھ ذکر کرنا چاہیے، بلکہ قُرآنِ مجید تو مطلقاً مؤمنین کے لئے فرماتا ہے: اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ[15] تمہیں اعلیٰ ہو اگر مؤمن ہو، یوہیں "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یا "قُدِّسَ سِرُّہٗ" بھی صحابہ کرام کے ساتھ خاص نہیں، صاحبِ ہدایہ کے تلامذہ نے ان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابجا کہا ہے، بہت سے مواقع میں ہدایہ کے ہے: قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه۔ اور اس سے مراد خود صاحبِ ہدایہ ہیں۔ قُرآنِ مجید نے صحابۂ کرام کے متبعین کو بھی رضی اللہ تعالیٰ عنھم کہا ، ارشاد فرمایا: السّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَ الۡاَنۡصَارِ وَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ[16].[17]

لفظِ "اعلیٰ حضرت" سے مُتعلّق چار (4) سوالات و جوابات

سوال(1) : جب ہم صحابۂ کرام، اہلبیتِ اَطہار، تابعین، تبع تابعین اور دیگر اَسلاف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ کا ذکر کرتے ہیں تو اُن کے ناموں کے ساتھ صرف لفظِ

15: پ4، آل عمران:139۔

16: پ11، التوبۃ:100۔(ترجمۂ کنز الایمان: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔)

17: فتاوٰی امجدیہ، جلد4، صفحہ 26-27، مطبوعہ: مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی۔

"**حضرت**" اِستعمال کرتے ہیں۔ لیکن جب امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے نام کے ساتھ "**اعلیٰ حضرت**" اِستعمال کیا جاتا ہے۔ کیا اِس انداز کی وجہ سے اَسلاف کی پر امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو برتری اور فوقیت دینا لازم نہیں آتا؟

جواب: شیخ الاسلام والمسلمین، امام اہلسنّت، مجدِّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے "**اعلیٰ حضرت**" کا لَقَب آپ کے زمانے اور اس کے بعد کے علما وفُقہا اور صوفیا و مشائخ کے مقابل بولا، لکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ امام اہلسنّت، مجدِّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانے سے لے کر آج تک آپ کی مِثل اور آپ کا ہمسر کوئی محقِّق اور مفتی ظاہر نہ ہوسکا۔ علمی و فقہی میدان میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "**مجتہد فی المسائل**" کے درجے پر فائز ہیں، جو کہ فقہا و مجتہدینِ اُمّت کا تیسرا درجہ ہے۔ جبکہ دِینی و مِلّی خدمات کے میدان میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "**مجدِّدِ اعظم**" کے مرتبے پر فائز ہیں۔ امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ہمعصر علما و مشائخ میں بھی کئی اِعتبارات سے بَرتر اور فائق تھے، اِس لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زمانے ہی میں دُنیائے اِسلام و سُنّیت کی بڑی بڑی علمی و روحانی شخصیات نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے لفظِ "**اعلیٰ حضرت**" کو بطورِ لَقَب اِستعمال کیا۔ یہ تسلسل آج تک چلا آرہا ہے کہ مسلمان جب بھی اپنے اِس عظیم محسن کو یاد کرتے ہیں تو

نام "**احمد رضا خان**" سے پہلے "**اعلیٰ حضرت**" جیسا خوبصورت اور شاندار لقب اِستعمال کرتے ہیں۔

رہا وہ شبہہ جس کا اِظہار سوال میں کیا گیا ہے کہ "**صحابۂ کرام، اہلبیتِ اَطہار، تابعین، تبع تابعین اور دیگر اَسلاف** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ **کو صرف "حضرت" اور امام احمد رضا خان کو "اعلیٰ حضرت" کہنے میں بڑی دِقّت اور تکلیف ہوتی ہے کہ اِس طرح امام احمد رضا خان کو معاذاللہ اَسلاف پر فوقیت اور بَرتَری دینا لازم آتا ہے**"، (یہ شبہہ) عقل و نقل کے قاعدوں اور اُصولوں کی روشنی میں بالکل بے بنیاد اور فاسد ہے۔ یہ بات اُس صورت میں لازم آتی ہے کہ جب امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو معاذاللہ! صحابۂ کرام، اہلبیتِ اَطہار، تابعین، تبع تابعین اور دیگر اَسلاف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن کے مقابلے میں "**اعلیٰ حضرت**" بولا جائے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو دُنیا سے پردہ فرمائے ہوئے ایک صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، اِس پورے عرصے اور زمانے کی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسا حوالہ پیش نہیں کیا جاسکتا کہ عوام و علمائے اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو معاذاللہ! اَسلاف کے مقابلے میں اُن پر فوقیت و بَرتَری دیتے ہوئے "**اعلیٰ حضرت**" کہتے ہوں۔ کہنے والوں کی مراد یہی ہوتی ہے کہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے زمانے میں علما، فقہا، مفسِّرین، محدِّثین، متکلمین وغیرہ جتنے بھی حضرت تھے، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ اُن پر کثیر وُجوہات کی بناء پر اور کئی جہتوں سے ترجیح، فوقیت

اور بَرتَری رکھتے تھے، اِس لیے اگر وہ حضرت ہیں تو امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن کے مقابلے میں "**اعلیٰ حضرت**" ہیں۔

امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیمات اور اَفکار کو سمجھنے اور ماننے والے کبھی سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ صحابۂ کرام، اہلبیتِ اَطہار، تابعین، تبع تابعین اور دیگر اَسلاف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے مقابلے میں امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لائیں اور اُن کے مقابل امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" کہیں؛ کیونکہ امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو اَسلاف کے مقابلے میں اپنا تعارف یوں پیش فرماتے ہیں کہ

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضاؔ

بول بالے مِری سرکاروں کے(18)

سوال(2): امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" کہنے والے عموماً اِس قید کو تو ذکر نہیں کرتے کہ ہم امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" ان کے دور کی شخصیات کے مقابلے میں کہتے ہیں۔لہذا اگر اِس لَقب کا اِستعمال ہی نہ کیا جائے تو زیادہ مناسب نہیں ہو گا؟

جواب: عُلوم و فُنون سے آشنائی اور مُمارست رکھنے والے اَفراد جانتے ہیں کہ کسی بھی کلام میں موجود قُیودات دو(2) طرح کی ہوتی ہیں:

18: حدائقِ بخشش، صفحہ 360، مطبوعہ: مکتبۃ المدینۃ۔

(1) قیدِ ملفوظ: یعنی کلام میں موجود ایسی قید جس کو لکھا اور پڑھا جاتا ہے، لفظوں اور عبارت میں اس کو ذکر کیا جاتا ہے۔

(2) قیدِ ملحوظ: یعنی کلام میں موجود ایسی قید جس کو اگرچہ لکھا نہیں جاتا، اس کا تلفظ نہیں کیا جاتا، لیکن متکلم اور سامع دونوں کے قُلوب و اَذہان میں اُس کا لحاظ اور اعتبار ہوتا ہے۔

امام اہلسنّت، مجدِّدِ اعظم امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" کہنے میں آپ کے دور کی شخصیات کے مقابلے والی قید، قیدِ ملحوظ ہے۔ یعنی اگرچہ لفظوں میں وضاحت نہ بھی کی جائے، لیکن ہر ذی شُعور شخص یہ بات سمجھ جاتا ہے کہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" آپ کے دور کے اَشخاص اور اَفراد کے مقابلے میں ہی کہا جاتا ہے۔ معاذاللہ! اِس لقب کے ذریعے امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَسلاف پر ترجیح اور بَرتَری دینا مقصود نہیں ہوتا۔

سوال (3): اگر امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے تو یہ لَقَب اَسلاف کیلئے کیوں نہیں بولا جاتا؟

جواب: شخصیات کے ناموں کے ساتھ اَلقابات کا اِستعمال کرنے میں عُرف کا بھی لحاظ ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے لب و لہجے میں جو عُرف و محاورہ رائج ہو جائے اُسی کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ کچھ اَلقابات شخصیات کے لیے اِس طرح شائع اور مشہور ہو جاتے ہیں کہ جب بھی اُن اَلقابات کو مطلق بولا جاتا ہے تو سامعین (یعنی سُننے والوں) کے ذہن

میں وہ مخصوص شخصیات آجاتی ہیں۔اِس طرح کی صورتحال میں لوگوں کو مغالطے اور اِشتباہ میں ڈالنے سے بچنے کیلئے اُن اَلقابات کا اِستعمال اُنہیں شخصیات کے ساتھ کرنا زیادہ مناسب اور بہتر ہوتا ہے۔اگر "**اعلیٰ حضرت**" کالقب امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پہلے کے بزرگوں میں سے کسی کیلئے اِستعمال کر دیا جائے تب بھی اِس میں شرعاً کوئی حرج یا ممانعت نہیں ہے، لیکن سُننے اور پڑھنے والے اَفراد کیلئے یہ بات تشویش کا باعث ضرور ہوگی۔اِس لیے اُمّت کے جن اکابرین کیلئے جو اَلقابات شائع، مشہور اور رائج ہو گئے ہوں تو وہ اَلقابات اُنہیں کے ساتھ اِستعمال کرنے میں عوام الناس کیلئے آسانی ہے۔مثلاً برصغیر کے علماو محققین میں حضرت شاہ عبدالحق محدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے اکثر و بیشتر "**محقق علی الاطلاق**" یا "**شیخِ محقق**" کا لقب اِستعمال ہوتا ہے۔مجدِّد الف ثانی شیخ اَحمد سرہندی فاروقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے عام طور پر "**امام ربّانی**" کا لقب اِستعمال ہوتا ہے۔فاتحِ قادیانیت، عظیم عاشقِ رسول حضرت سیّد پیر مہر علی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے عموماً "**قبلۂ عالَم**" یا "**حضورِ اعلیٰ**" کالقب اِستعمال کیا جاتا ہے۔لہٰذا اِن القابات کو جب مطلق بولا یا لکھا جاتا ہے تو سُننے اور پڑھنے والوں کے اَذہان میں انہیں شخصیات کا تصوُّر آتا ہے۔امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے "**اعلیٰ حضرت**" کے لقب کا اِستعمال بھی بالکل اِسی قَبیل (قسم) سے ہے۔لہٰذا اِن اَلقابات کی مخالفت کرنے یا ان پر بے بنیاد اور فاسد قسم

کے اِعتراضات و اشکالات وارد کرنے میں مسلمانوں کی کوئی خیر خواہی نہیں ہے، بلکہ اِس روش کو اپنانا مسلمانوں میں تشویش اور تنفیر پیدا کرنے کا باعث ہے۔

سوال(4): امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیلئے "**اعلیٰ حضرت**" کا لقب اِستعمال کرنے اور اَسلاف کے ناموں کے ساتھ لفظِ "**اعلیٰ حضرت**" کا اِستعمال نہ کرنے سے بعض لوگوں کو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو "**اعلیٰ حضرت**" کہنے والے لوگ معاذ اللہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَسلاف پر ترجیح، فوقیت اور بَرتَری دیتے ہیں۔ لہٰذا لوگوں کو بدگمانی سے بچانے کیلئے اگر اِس لَقَب کے اِستعمال سے اِجتناب ہی کیا جائے تو کیا زیادہ مناسب نہ ہو گا؟

جواب: شخصیات کیلئے اَلقابات کے اِستعمال میں عُرف کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ ہم حضرت سیِّدنا امام حَسن مجتبیٰ، امام حُسین اور دیگر اہلِ بیت کے نُفوسِ قُدسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے اَسمائے مبارکہ کے ساتھ اکثر و بیشتر لفظِ "**امام**" کو بطورِ لقب لکھتے اور بولتے ہیں، لیکن خُلفائے راشدین یعنی، حضرتِ صدیقِ اکبر، حضرتِ فاروقِ اعظم، حضرتِ عثمانِ غنی اور حضرتِ مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کیلئے عام طور پر "**اِمام**" کا لفظ اِستعمال نہیں کیا جاتا، مثلاً امام ابو بکر، امام عمر، امام عثمان اور امام علی نہیں کہا جاتا۔ حالانکہ بلاشبہہ خُلفائے راشدین حضرت امام حَسن، حضرتِ امام حُسین اور ان کے علاوہ تمام اَئمۂ اہلبیت سے اَفضل و اَعلیٰ ہیں، خُلفائے راشدین کی اِمامت بھی دیگر صحابہ و اہلبیت سے یقیناً اَرفع و اَعلیٰ ہے۔ خلفائے راشدین میں جنابِ صدیقِ اکبر

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تو وہ خوش نصیب ہستی ہیں جن کو امام الانبیاء والمرسلین حضرت سیّدنا محمد مُصطفٰی اَحمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بڑی تاکید کے ساتھ "**مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ.**"[19] فرما کر اپنے مُصلّٰی پر کھڑا ہونے اور امام بننے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے۔ وصفِ اِمامت کے اِعتبار سے بھی ساری اُمّت میں جنابِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پہلے، افضل اور اعلیٰ ہیں، اس کے باوجود عام طور پر حضرت سیّدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نامِ اَقدس کے ساتھ بطورِ لقب "**امام**" کا لفظ لکھا اور بولا نہیں جاتا۔ حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیلئے "**امام**" کا لفظ اِستعمال نہ ہونے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد والے اَشخاص واَفراد کیلئے لفظِ "**امام**" اِستعمال ہونے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شان میں کوئی کمی نہیں آتی، نہ ہی اِس طرح بعد والوں کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر تفضیل وبَرتری دینا لازم آتا ہے، نہ ہی یہ شرعاً، عقلاً یا عُرفاً مذموم و ممنوع ہے۔ اگر اَسلاف واَخلاف کے اَلقابات پر غور کیا جائے تو اِس طرح کی کئی مثالیں اور نظیریں ہمارے سامنے آسکتی ہیں، لیکن اگر عقلِ سلیم ہو اور حق کو قبول کرنے کی توفیق بھی رفیق ہو تو لفظِ "**امام**" والی اِس ایک مثال سے ہی مسئلہ بخوبی سمجھ آسکتا ہے۔ لیکن قارئین کی مزید تشفی و تسلی کیلئے چند مثالیں سُطورِ ذیل میں پیش کی گئی ہیں۔

19: (ترجمہ: ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب حد المریض ان یشھد الجماعۃ، حدیث: 664۔ صفحہ 166، مطبوعہ: دار ابن کثیر، دمشق، بیروت۔

اَسلاف و اَخلاف کے اَلقابات پر ایک نظر

چودہ صدیوں کے ہزاروں علما، فقہا، مفسّرین، محدّثین، متکلمین، صوفیا اور اَولیا وغیرہ کے ناموں کے ساتھ ذکر کیے جانے والے اَلقابات کو اُن کے زمانے کے اور اُن کے بعد کے زمانے کے اَفراد و اَشخاص کے لحاظ سے بولا، لکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اَخلاف یعنی بعد کی شخصیات کے اَلقابات کو اَسلاف یعنی پہلے کی شخصیات کے مقابلے میں لانے کی کوشش کرے تو یہ بہت بڑی غلطی اور جسارت ہو گی؛ کیونکہ اِس طرح اَخلاف کو اَسلاف پر (یعنی بعد والی شخصیات کو پہلے والی شخصیات پر) ترجیح، فوقیت، تفضیل اور بَرتَری دینا لازم آئے گا اور یہ بات عقل و نقل کے بالکل خلاف اور سُوئے اَدب ہے۔ سُطورِ ذیل میں اِس بات کو چند مثالوں کے ذریعے مزید واضح کیا گیا ہے۔ اللہ کریم حق کو قبول کرنے اور اِسلام و سُنّیت کے محسنین کی تعظیم و تکریم کرنے اور اللہ والوں سے تعصُّب و بُغض رکھنے والی بُری خصلت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

اَسلاف و اَخلاف کے اَلقابات کی دَس (10) مثالیں

(1) سرکارِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پہلے خلیفہ حضرت سیِّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیلئے اُمّت "**صدیق اکبر**" کا لقب اِستعمال کرتی ہے۔ حالانکہ

حقیقی معنٰی کے اِعتبار سے مخلوق میں لفظِ "**صدیقِ اکبر**" کے سب سے پہلے مِصْدَاق خود رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

اِس کا جواب یہی دیا جائے گا حضرت سیِّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**صدیقِ اکبر**" معاذاللہ! سرکارِ اعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یا دیگر اَنبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابل نہیں بولا جاتا، بلکہ حضرت سیّدنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**صدیقِ اکبر**" نبیوں اور رسولوں کے بعد والوں کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔

(2) سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دوسرے خلیفہ حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کیلئے اُمّت "**فاروقِ اعظم**" کا لقب اِستعمال کرتی ہے۔ حالانکہ حقیقی معنٰی کے اِعتبار سے مخلوق میں لفظِ "**فاروقِ اعظم**" کے سب سے پہلے مِصداق جنابِ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جنہوں نے کفر واِیمان اور حق و باطل کے مابین فرق کو ظاہر فرمایا اور جن کی برکت سے اِسلام و ایمان کا نُور پورے عالَم میں پھیلا۔

اِس کا جواب یہی دیا جائے گا حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**فاروقِ اعظم**" معاذاللہ! رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یا دیگر اَنبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابل نہیں بولا جاتا، بلکہ حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**فاروقِ اعظم**" نبیوں، رسولوں اور حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد والوں کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔

(3) رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پہلے تیسرے خلیفہ حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیلئے اُمّت "**غنی**" کا لقب اِستعمال کرتی ہے۔ حالانکہ حقیقی معنٰی کے اِعتبار سے "**غنی**" اللہ ربّ العزت کی ذات ہے اور مخلوق میں سب سے بڑے "**غنی**" رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں جو کہ اَجْوَدُ الْاَجْوَدِیْن یعنی سب سے بڑھ کر سخاوت فرمانے والے ہیں۔

ہر ذِی شعور شخص یہی جواب دے گا کہ حضرت سیّدنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آپ کے بعد والوں کے اعتبار سے "**غنی**" کہا جاتا ہے۔ معاذ اللہ! ربّ تعالیٰ، نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں نہیں کہا جاتا۔

(4) سیّد السادات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چوتھے خلیفہ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کیلئے اُمّت "**مُشکل کُشا**" کا لقب اِستعمال کرتی ہے۔ حالانکہ حقیقی معنٰی کے اِعتبار سے "**مُشکل کُشا**" اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اَقدس ہے اور مخلوق میں سب سے بڑے "**مُشکل کُشا**" نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔

جواب یہی ہے کہ حضرت حیدرِ کرّار علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**مُشکل کُشا**" معاذ اللہ! ربّ تعالیٰ یا نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یا دیگر انبیاومرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں نہیں بولا جاتا، بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مرتبے کے بعد والے اَشخاص کے اِعتبار سے بولا جاتا ہے۔

(5) اُمّتِ مسلّمہ کی عظیم علمی و عبقری شخصیت حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**امامِ اعظم**" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مخلوق میں لفظِ "**امامِ اعظم**" کے معنی کے سب سے بڑے اور اَعلیٰ مِصدَاق حضرت سیّدنا محمد مُصطفٰی اَحمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جنہوں نے شبِ معراج سارے نبیوں اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی ہے۔

اِس کا جواب یہی ہے کہ حضرت سیّدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**امامِ اعظم**" اُمّت کے اَئمۂ مجتہدین مثلاً امام مالک، امام شافعی، امام اَحمد بن حنبل وغیرہم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے مقابلے میں کہا جاتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے کے اور اس کے بعد کے تمام فقہاو مجتہدین میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سب سے فائق ہیں، اِسی بات کو ظاہر کرنے کیلئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**امامِ اعظم**" کہا جاتا ہے۔ معاذاللہ! نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے مقابلے میں امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**امامِ اعظم**" نہیں کہا جاتا۔

(6) اَولیائے کرام کی جماعت میں حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی حَسنی حُسینی بغدادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**غوثِ اعظم**" کے لَقَب سے یاد کیا جاتا ہے۔ لفظِ "**غوثِ اعظم**" کا معنٰی "**سب سے بڑا فریاد رَس**"، "**سب سے بڑا حاجت رَوا**" ہے۔ حقیقی معنٰی کے اِعتبار سے سب سے بڑا حاجت رَوا خود ربّ تعالیٰ ہے اور مخلوق میں سب سے بڑے حاجت رَو سیّدنا محمد مُصطفٰی اَحمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

وَسَلَّم ہیں۔ تو پھر حضرت شیخ عبد القادر حَسنی حُسینی بغدادی جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**غوثِ اعظم**" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب یہی ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**غوثِ اعظم**" معاذاللہ! ذاتِ اِلٰہی، نبی اعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم، دیگر اَنبیاو مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابہٴ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ یا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بڑے مرتبے والے بزرگوں کے مقابلے میں نہیں کہا جاتا، بلکہ حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**غوثِ اعظم**" آپ کے درجے کے بعد والوں کے اِعتبار سے کہا جاتا ہے۔

(7) اُمّتِ محمدیہ میں کئی بزرگ ہستیوں کیلئے "**شیخ الاسلام**" کا لقب اِستعمال کیا جاتا ہے، مثلاً حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی کتاب "**کشف المحجوب**" میں خلیفہٴ اوّل بلا فَصْل حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کیلئے "**شیخ الاسلام**" کا لَقب ذکر فرمایا ہے۔ لفظِ "**شیخ الاسلام**" کا معنٰی "**اِسلام میں بزرگ اور معزّز شخصیت**" ہے۔ اگر اِس لقب کے حقیقی معنٰی کے اِعتبار سے دیکھا جائے تو اِسلام کی سب سے بزرگ، معزّز اور اعلیٰ ہستی خود بانیِ اِسلام، رسولِ خُدا، محمد مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی ذات ہے۔

اِس کا جواب بھی یہی دیا جائے گا کہ اُمّت کی جن بزرگ اور معزّز شخصیات کو "**شیخ الاسلام**" کہا جاتا ہے، وہ ان کے مرتبے کے بعد والوں کے اِعتبار سے کہا جاتا ہے، خواہ وہ اَفراد اُن شخصیات کے ہم زمانہ ہوں یا بعد کے اَفراد ہوں۔

(8) محدِّثین کرام کی جماعت میں حضرت سیِّدنا محمد بن اِسمٰعیل بخاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**امیر المومنین فی الحدیث**" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی اُمّت کے کئی محدِّثین کیلئے اِس لقب کا اِستعمال کلامِ علماء میں شائع ہے۔ حالانکہ روایتِ حدیث میں اصل تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ہیں کہ انہوں نے جب اپنے تلامذہ (یعنی شاگردوں) سے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اَحادیث بیان کیں تو پھر اُمّت کے دیگر محدِّثین تک اَحادیثِ نبویہ کا ذخیرہ پہنچا۔ اِس وقت دُنیا میں اَحادیث کی جو کتابیں موجود اور دستیاب ہیں اُن میں روایت کردہ اَحادیث کا اگر جائزہ لیا جائے تو اُمّت کو سب سے زیادہ اَحادیث صحابیِ رسول، کنزالاَحادیث حضرت سیِّدنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ذریعے ملی ہیں۔ اِس لحاظ سے تو حضرت ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ "**امیر المومنین فی الحدیث**" کہلانے کے زیادہ حقدار ہیں۔

اِس کا جواب یہ دیا جائے گا کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا مرتبہ تو بڑا اَرفع و اَعلیٰ ہے۔ کوئی بھی غیر صحابی کسی صحابی کے مرتبے کو پہنچ ہی نہیں سکتا۔ حضرت سیِّدنا محمد بن اِسمٰعیل بخاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو "**امیر المومنین فی الحدیث**" معاذاللہ! صحابۂ کرام، تابعین، یا اَئمۂ اَربعہ (یعنی، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل)

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے مقابلے میں نہیں کہا جاتا۔ امام بخاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کیلئے یہ لقب آپ کے زمانے کے اور اس کے بعد کے زمانے کے محدّثینِ کرام کے مقابلے میں بولا، لکھا اور سمجھا جاتا ہے۔

(9) مسلمانانِ عالَم میں یہ اَنداز رائج ہے کہ وہ کسی ملک یا خطے کے سب سے بڑے فقیہ کو "**مفتی اعظم**" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ اُمّت کے فقہائے کرام میں سب سے بڑا مرتبہ تو خُلفائے راشدین کا ہے اور ان کے بعد ساری اُمّت میں سب سے بڑے فقیہ حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

چنانچہ محقّقِ اہلسنّت شیخ علی بن سُلطان المعروف مُلّا علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفّٰی 1014ھ) اپنی تصنیفِ لطیف "**مرقاۃ المفاتیح**" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"وَهُوَ عِنْدَ أَئِمَّتِنَا أَفْقَهُ الصَّحَابَةِ بَعْدَ الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ."[20] یعنی، ہمارے ائمہ (احناف) کے نزدیک خُلفائے اَربعہ کے بعد حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سب صحابہ سے زیادہ فقیہ ہیں۔

امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "**فتاوٰی رضویہ**" میں فرماتے ہیں: "لاجَرَم ہمارے ائمۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک خُلفائے

---

20 : مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناقب، باب جامع المناقب، تحت الحدیث: 6198، جلد 11، صفحہ 341، مطبوعہ: مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ۔

اَربعہ رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہم کے بعد وہ جناب (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم وفقاہت میں زائد ہیں۔"[21]

اِس لحاظ سے تو خُلفائے راشدین اور ان کے بعد حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُمْ اِس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ انہیں **"مفتیِ اعظم"** کہا جائے۔ ان پانچوں حضرات کے علاوہ بھی صحابۂ کرام اور اہلبیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُمْ میں کثیر اَفراد علم و فقاہت میں بڑے بڑے مرتبوں پر فائز تھے، مثلاً حضرت سیِّدنا زید بن ثابت، حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن عباس، حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن عمر، حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُمْ وغیرہم۔ لیکن اِن میں سے تو کسی شخصیت کیلئے تقریر و تحریر میں عموماً **"مفتیِ اعظم"** کالقب اِستعمال نہیں کیا جاتا۔

اِس کا جواب یہ ہے کہ اَلقابات کے اِستعمال میں عُرف کا بڑا عمل دَخل ہے۔ صحابۂ کرام واَہلبیتِ اَطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُمْ کی جماعت میں پائے جانے والے فقہاو عُلما کیلئے عموماً دوسرے اَلقابات اِستعمال کیے جاتے ہیں اور **"مفتیِ اعظم"** کا لقب عام طور پر ان کیلئے اِستعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر **"مفتی اعظم"** کے معنیٰ کو دیکھا جائے تو خُلفائے راشدین اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُمْ میں یہ معنیٰ بعد والوں کی بنسبت بدرجۂ اَتَم پایا جاتا ہے۔ لیکن اِن حضرات کیلئے یہ لقب اِستعمال نہ ہونے اور ان کے بعد والے فقہائے اُمّت کیلئے یہ لقب اِستعمال ہونے میں کوئی حرج

21: فتاوٰی رضویہ، جلد 5، صفحہ 312، مطبوعہ: رضا فاونڈیشن لاہور۔

نہیں ہے۔ اِس میں ان نفوسِ قُدسیہ کی نہ تو کوئی تنقیص ہے اور نہ ہی اِس طرح سے بعد والوں کی ان حضرات پر علمی و فقہی معاملے میں کوئی تفضیل لازم آتی ہے۔

(10) جماعتِ اَولیا میں حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کیلئے "**سُلطانُ الاَولیا**" کا لقب اِستعمال کیا جاتا ہے۔ اگر وِلایت میں اَفضلیت کی ترتیب دیکھی جائے تو پچھلی اُمّت کے اَولیا سے اِس اُمّت کے اَولیا افضل ہیں۔ پھر اِس اُمّت کے اَولیا میں سب سے اَفضل خُلفائے راشدین ہیں اور ان میں بھی وِلایت کی ترتیب وہی ہے جو ان چاروں ہستیوں میں اَفضلیت و خلافت کی ترتیب ہے۔ وِلایت و قُربِ اِلٰہی کے معاملے میں سب سے اَفضل صدیقِ اکبر ہیں، پھر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی ہیں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ۔ پھر جانبِ کمالاتِ وِلایت رسولِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیّدنا مولا علی حیدرِ کرّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قائم اور مقرّر فرما دیا ہے، لہٰذا مولی علی مُشکل کُشا اُمّتِ محمدیہ میں قاسمِ وِلایت ہیں کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعد جو بھی ولی بنے ہیں یا بنیں گے، وہ سب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خُصوصی فیضان اور عطاواِجازت ہی سے ہے۔

چنانچہ شیخ الاسلام والمسلمین، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "**فتاوٰی رضویہ**" میں ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں: "صحابہ کرام میں سب سے اَفضل واَکمل واَعلیٰ واَقرَب اِلَی اللہ خُلفائے اَربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے اور ان کی اَفضلیت وِلایت بترتیبِ خلافت۔ یہ چاروں حضرات سب سے اعلیٰ درجے کے

کامل مکمل ہیں اور دارائے نیابت نبوت ہونے میں شیخین (یعنی صدیق و فاروق) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پایہ اَرْفَع ہے اور دارائے تکمیل ہونے میں حضرت مولا علی مرتضٰی شیر خُدا مشکل کُشا کا، رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔"[22]

نیز بہارِ شریعت میں ہے: "تمام اَولیائے اَوّلین و آخِرین سے اَولیائے محمدیّین یعنی اِس اُمّت کے اَولیاء اَفضل ہیں، اور تمام اَولیائے محمدیّین میں سب سے زیادہ معرفت و قُربِ الٰہی میں خُلفائے اَربَعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور اُن میں ترتیب وہی ترتیب اَفضلیت ہے، سب سے زیادہ معرفت و قُرب صدیقِ اکبر کو ہے، پھر فاروقِ اعظم، پھر ذُوالنُّورَین، پھر مولیٰ مرتضیٰ کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ ہاں مرتبۂ تکمیل پر حضورِ اَقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانبِ کمالاتِ نبوت حضراتِ شیخین کو قائم فرمایا اور جانبِ کمالاتِ وِلایت حضرت مولیٰ مشکل کُشا کو تو جُملہ اَولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعمت پائی اور انھیں کے دست نگر تھے، اور ہیں، اور رہیں گے۔"[23]

اِس لحاظ سے تو خُلفائے راشدین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور اُن میں بھی بالخصوص مولی علی حیدرِ کرّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **"سلطانُ الاَولیا"** کے لقب کے زیادہ حقدار ہیں۔

اِس کا جواب یہ ہے اُمّت کے تمام اَولیا مِل کر بھی کسی ایک صحابیِ رسول کی گردِ راہ تک نہیں پہنچ سکتے۔

22: فتاوی رضویہ، جلد 29، صفحہ 234، مطبوعہ: رضا فاونڈیشن لاہور۔

23: بہار شریعت، جلد 1، حصہ اوّل، ولایت کا بیان، صفحہ 264-265، مطبوعہ: مکتبۃ المدینۃ۔

چنانچہ محقّقِ اہلسنّت شیخ علی بن سُلطان المعروف مُلّا علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفّٰی 1014ھ) اپنی کتاب "**مرقاۃ المفاتیح**" میں اِس حقیقت کو بیان فرماتے ہیں کہ: "إِذْ مِنَ الْقَوَاعِدِ الْمُقَرَّرَةِ أَنَّ الْعُلَمَاءَ وَالْأَوْلِيَاءَ مِنَ الْأُمَّةِ لَمْ يَبْلُغْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَبْلَغَ الصَّحَابَةِ الْكُبَرَاءِ."[24] یعنی، یہ ایک طے شُدہ قاعدہ ہے کہ اُمّت کے علما اور اَولیا میں سے کوئی بھی فرد صحابۂ کرام کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

شیخ الاسلام والمسلمین، امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِسی بات کو تفصیل کے ساتھ یوں بیان فرماتے ہیں: "تابعین سے لے کر تابقیامت اُمّت کا کوئی ولی کیسے ہی پایہ عظیم کو پہنچے، صاحبِ سلسلہ ہو خواہ غیر ان کا، ہرگز ہرگز ان (صحابۂ کرام) میں سے اَدنٰی سے اَدنٰی کے رُتبہ کو نہیں پہنچتا، اور ان میں اَدنٰی کوئی نہیں۔"[25]

نیز **بہارِ شریعت** میں ہے: "کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو، کسی صحابی کے رُتبہ کو نہیں پہنچتا۔"[26]

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا وَصفِ صحابیت ہی انہیں بعد کی تمام اُمّت پر بَرتری، بزرگی، فوقیت اور اَفضلیت بخشتا ہے۔ حضرت سیّدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَضِیَ

24: مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفتن، تحت الحدیث: 5401، جلد 10، صفحہ 32، مطبوعہ: مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ۔

25: فتاویٰ رضویہ، جلد 29، صفحہ 357، مطبوعہ: رضا فاونڈیشن لاہور۔

26: بہار شریعت، جلد 1، حصہ اوّل، امامت کا بیان، صفحہ 253، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ۔

اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کو **"سلطانُ الاَولیا"** معاذاللہ! صحابۂ کرام یا آپ سے بڑے مرتبے والے اَولیا کے مقابلے میں نہیں کہا جاتا، بلکہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کو **"سلطانُ الاَولیا"** آپ کے مرتبے کے بعد والے اَولیائے کرام کے مقابلے میں کہا جاتا ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ(27)

قارئین اِن دَس(10) مثالوں ہی کو پڑھ کر اَندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ مسئلہ کتنا واضح ہے، جسے خواہ مخواہ میں اُلجھاکر مسلمانوں کے دِلوں میں تشویش پیدا کرنے اور انہیں اُمّت کے محسنین سے معاذاللہ! متنفر اور دُور کرنے کی سعیِ لاحاصل کی جاتی ہے۔ اِس موضوع پر تفصیل سے کلام ہوسکتا ہے لیکن اللہ کریم حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے تو اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ یہ دَس(10) مثالیں ہی کفایت کریں گی۔ ربّ تعالیٰ ہمیں اپنے اَسلاف سے محبت وعقیدت رکھنے، ان کی تعظیم و تکریم کرنے اور اُن سے خُصوصی فُیوض وبرکات حاصل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

طالبِ دعاے عافیت و بخشش

سَگِ دَرگاہِ اعلیٰ حضرت

ابوالحقائق راشد علی رضوی عطاری

بروز:پیر ،3رجب المرجّب1445ھ،مطابق15جنوری2024ء

27:پ2، البقرة:196۔(**ترجمۂ کنزالایمان:** یہ پورے دس ہوئے۔)

اِختتام پر راقم الحروف کی لکھی ہوئی ایک **منقبتِ اعلیٰ حضرت** پیش کی گئی ہے جس کی ردیف میں لفظِ "**اعلیٰ حضرت**" کی تکرار ہے۔

منقبتِ اعلیٰ حضرت

از قلم: ابوالحقائق مفتی راشد علی رضوی عطاری

اَہلسنّت کے عَلَمدار ہیں اعلیٰ حضرت
دُشمنِ دِین پہ تلوار ہیں اعلیٰ حضرت

حِفظ و اِتقان کا کُہسار ہیں اعلیٰ حضرت
عِلم و عرفان کا گُلزار ہیں اعلیٰ حضرت

نُورِ اِیمان سے سرشار ہیں اعلیٰ حضرت
دِین کی آہنی دیوار ہیں اعلیٰ حضرت

عاشقِ اَحمدِ مُختار ہیں اعلیٰ حضرت
نُورِ اَحمد سے ضیا بار ہیں اعلیٰ حضرت

قُوتِ دِین کا اِظہار ہیں اعلیٰ حضرت
نائبِ سرورِ اَبرار ہیں اعلیٰ حضرت

سُنّیت کے جو مُخالِف ہیں ، مُقابِل اُن کے
روز و شب بَرُ سَر پیکار ہیں اعلیٰ حضرت

دُشمنِ دِیں کیلیئے کلِکِ رضا ، تیغِ رواں
قَہر بَرُ طبقۂ اَشرار ہیں اعلیٰ حضرت

بدعقیدہ سے ہیں بیزار بریلی کے رضا
خُوش عقیدہ کے طرفدار ہیں اعلیٰ حضرت

اَنْ گِنَت فَضْل و کمالات کے حامل ہیں رضا
فَضْلِ سرکار کے شاہکار ہیں اعلیٰ حضرت

دُنیا کہتی ہے اِنہیں عِشْق و مَحبت کا امام
عِشْقِ سرکار سے سرشار ہیں اعلیٰ حضرت

بَحرِ اُلفت کے شناور ہیں ، مُحِبِّ مولا
عاشقِ سیّدِ اَبرار ہیں اعلیٰ حضرت

سُنّتِ سیّدِ عالَم کے ہوئے عکسِ جمیل
خُوش اَدا اور طرح دار ہیں اعلیٰ حضرت

آل و اَصحابِ نبی کے ہوئے سچے خادم
سرورِ دِیں کے وفادار ہیں اعلیٰ حضرت

رَہبر راہِ خُدا ، واقفِ اَسرارِ ہُدیٰ
رُشد و عِرفان کا مینار ہیں اعلیٰ حضرت

اِینٹ سے اِینٹ بَجا اَہلِ فِتَن کی بُرہاں
تیرے ہر آن مددگار ہیں اعلیٰ حضرت